روزنامہ الفضل قادیان

قیمت سالانہ اٹھارہ روپیہ — ماہوار ڈیڑھ روپیہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج نو بجے رپٹ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت کسی قدر ضعف کی وجہ سے ... ہے۔ کل بعد نماز مغرب حضور علالت کے بعد پہلی بار مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔ آج بھی حضور مجلس میں رونق افروز رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

آج دوپہر جناب ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب نے اپنے لڑکے محمد یونس صاحب کی دعوت ولیمہ دی۔ جس میں بہت سے احباب شریک ہوئے اور دعا کی۔

جلد ۳۵ | ۲۱ ماہ شہادت ۱۳۲۶ ہش | ۲۸ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ | ۲۱ اپریل ۱۹۴۷ء | نمبر ۹۴

مستقل سمجھوتہ کے لئے موجودہ فضا کی درستی ضروری ہے

تمام صوبوں میں لازماً مخلوط وزارتیں بنائی جائیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

ہندوستان کی موجودہ سیاسی گتھی کا حل ہر محب وطن کے لئے انتہائی فکر و پریشانی کا موجب ہو رہا ہے۔ اور موجودہ فرقہ وارانہ فسادات جو کم و بیش ہر صوبے میں رونما ہیں۔ اس گتھی کی پیچیدگیوں کو اور بھی زیادہ کر رہے ہیں۔ مگر ظاہر ہے کہ جس وقت باہمی کشیدگی اور بدگمانی انتہا کو پہنچی ہوئی ہو۔ اس وقت سمجھوتہ کا امکان بہت کم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سمجھوتہ کے لئے ایک خاص قسم کے ذہنی ماحول کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اور جب تک یہ ماحول پیدا نہ ہو۔ لوگوں کی طبیعتیں ایک دوسرے کے حقوق کی حفاظت کے متعلق منصفانہ نظر ڈالنے اور ہمدردانہ رویہ اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتیں۔ پس اس وقت سب سے مقدم کام موجودہ فضا کی درستی ہے۔ بے شک مسٹر جناح اور مسٹر گاندھی نے ایک مشترکہ اپیل شائع کر کے اس درستی کی طرف ایک اچھا قدم اٹھایا ہے۔ جو یقیناً قابل قدر ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ اس قسم کے غیر معمولی کھچاؤ اور تنافر کے زمانہ میں صرف موٗنہہ کی اپیل یا صرف نوک قلم کی جنبش سے کبھی بھی خاطر خواہ نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس قولی اور قلمی تحریک کے ساتھ ساتھ ملک کے سامنے موجودہ سیاسی فضا کی درستی کا کوئی عملی پروگرام نہ رکھا جائے۔ اور پھر مناسب اور جائز قومی دباؤ کے ذریعہ اس عملی پروگرام کو فی الواقع نہ جاری کر دیا جائے۔

اس مقصد و مدعا کے پیش نظر ذیل میں ایک مختصر سا لائحہ عمل پیش کیا جاتا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ ملک کے سیاسی لیڈر اس مخلصانہ مشورہ کو مناسب ترمیم کے ساتھ (اگر وہ ضروری سمجھی جائے) اور مناسب تفاصیل کے ساتھ (جو باہم سمجھوتے سے طے پائیں) جلد تر اختیار کر کے اپنے محب وطن ہونے کا حقیقی ثبوت پیش کریں گے۔ ورنہ موجودہ حالات جو دن بدن بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔ ملک کیلئے خطرناک تباہی اور مہلک خانہ جنگی کا باعث بن جائینگے۔

اس تجویز کے متعلق جو فی الحال صرف وقتی اثر رکھتی ہے۔ اور جس میں مرکز کے نظام کو نظر انداز کیا گیا ہے غور کرتے ہوئے اس بات کو بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ باہمی سمجھوتے خواہ وہ افراد کے درمیان ہوں یا قوموں کے درمیان کبھی بھی قربانی کی روح اور فیاضانہ اخلاق کے بغیر طے نہیں پا سکتے۔ جس کے لئے سب قوموں کو دل کی کامل صفائی اور سچے خلوص نیت کے ساتھ تیار ہونا چاہیئے، ورنہ خواہ قانون کی نظر میں فرمہ دار لوگ بری سمجھے جائیں۔ وہ کبھی بھی خالق و مخلوق کی نظر میں بری قرار نہیں دیئے جا سکتے

بہر حال تجاویز کا ڈھانچہ یہ ہے کہ:۔

(۱) ہر صوبہ میں لازماً مخلوط وزارت بنائی جائے۔ سوائے اس کے کہ کوئی اقلیت والی قوم یا پارٹی مخلوط وزارت بنانے میں اکثریت کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ جس صورت میں کہ اکثریت والی قوم یا پارٹی کو یہ حق حاصل ہو۔ کہ عدم تعاون کرنے والی قوم یا پارٹی کو نظر انداز کر کے تعاون کرنے والی قوموں یا پارٹیوں کے ساتھ مل کر مخلوط وزارت بنالے اور اگر اقلیت والی قوموں یا پارٹیوں میں سے کوئی ایک بھی تعاون کے لئے تیار نہ ہو۔ تو ایسی صورت میں اکثریت والی قوم یا پارٹی کو خود اکیلے ہی وزارت بنانے کا حق ہو۔ اور گورنر کا فرض ہو کہ اس کام میں ایسی پارٹی کو پوری پوری مدد دے اس بات کا فیصلہ کہ کوئی قوم یا پارٹی تعاون کے لئے تیار ہے یا نہیں گورنر کے ہاتھ میں ہوگا۔

(۲) سوائے اس کے کہ باہم اتفاق رائے سے کوئی اور فیصلہ ہو۔ وزارت میں ہر قوم یا پارٹی کا حصہ اس کی آبادی کے تناسب کے لحاظ سے مقرر کیا جائے۔ اور کسر کو اقلیت والی قوموں یا پارٹیوں کے حق میں پورا کیا جائے۔ بشرطیکہ اس کے نتیجہ میں اکثریت والی قوم یا پارٹی اپنی اکثریت کے مقام کو نہ کھو بیٹھے۔ پنجاب میں سکھوں کی جذباتی دلداری کے لئے ان کے مخصوص حالات کے پیش نظر (کہ وہ پنجاب سے باہر عملاً نہ ہونے کے برابر ہیں اور ان کے لئے جو کچھ ہے پنجاب ہی ہے۔ اور اس میں بھی وہ صرف تیرہ فی صدی ہیں۔) سکھوں کو پنجاب کی وزارت میں ان کی آبادی سے کچھ زیادہ حق دیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کے بعد وہ تعاون کے لئے تیار ہوں یہ زائد حق مسلمانوں اور ہندوؤں دونو کے حصہ میں سے دیا جائے۔ یا مسلمانوں کے حصہ میں سے اس لئے کہ وہ ...

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔

اکثریت میں ہیں۔ اور جہاں تک کہ وہ اپنی اکثریت کو خطرہ میں ڈالنے کے بغیر قربانی کر سکیں۔ انہیں کرنی چاہیئے۔ اور ہندوؤں کے حصہ میں سے اس لئے کہ ایک تو آج کل ان کا اور سکھوں کا گویا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اور دوسرے جو قوم اقلیت میں ہے۔ اس کے لئے یہ فرق چنداں اہمیت نہیں رکھتا۔ کہ اسے مثلاً انتیس ۲۹ فی صدی حصہ ملتا ہے۔ یا کہ ستائیس ۲۷ فی صدی۔

(۳) وزیراعظم اور سپیکر لازماً اکثریت والی قوم یا پارٹی کے ہوں۔ سوائے اس کے کہ اکثریت والی قوم یا پارٹی از خود اس حق کو عارضی طور پر کسی دوسری قوم یا پارٹی کی طرف منتقل کر دے۔

(۴) قلمدانوں کی تقسیم وزیراعظم کے اختیار میں ہو۔ مگر اس سے توقع کی جائے۔ کہ وہ مختلف قوموں یا پارٹیوں کی ضرورت اور مناسبت کو واجبی طور پر ملحوظ رکھے گا۔ اور بہر حال گورنر کے مشورہ کے بعد آخری فیصلہ دے گا۔

(۵) ہر اس قوم یا پارٹی کو وزارت میں حصہ دار بننے کا حق ہو۔ جس کا اس صوبہ کی آبادی میں جس کی وزارت کا سوال درپیش ہو۔ کم از کم آٹھ فی صدی یعنی بارھواں حصہ ہے۔ اس سے کم آبادی والی قوم یا پارٹی کو (اگر اسے وزارت میں حصہ نہ ملے تو) پارلیمنٹری سکرٹریوں اور انڈر سکرٹریوں وغیرہ کی صورت میں مناسب حصہ دیا جاوے اس مزید شرط کے ساتھ کہ ہندوستان کی دو بڑی قوموں یعنی ہندوؤں اور مسلمانوں کو (جن پر ملک کے امن کا زائد از اسی فیصدی دارومدار ہے) لازماً ہر صوبہ میں کم از کم ایک وزارت ملے۔ خواہ کسی صوبہ میں ان کی تعداد آٹھ فی صدی سے کم ہی ہو۔

(۶) وزارت بنانے کے لئے ان قوموں یا پارٹیوں کے نمائندوں سے وزیروں کا انتخاب کیا جائے۔ جو صوبہ کی اقوام یا مجالس قانون ساز کے ارکان میں سب سے زیادہ اکثریت رکھتی ہوں۔ مثلاً موجودہ حالات کے لحاظ سے مسلمانوں میں مسلم لیگ۔ سکھوں میں پنتھک پارٹی وغیرہ وغیرہ۔ البتہ ہر قوم کو یہ اختیار ہو کہ وہ کسی اور قوم یا پارٹی کے نمائندوں کو اپنے حصہ میں اپنے ساتھ شامل کرے۔

(۷) ہندوستان کی موجودہ سیاسیات میں اوپر کی اغراض کے ماتحت ہندوؤں مسلمانوں اچھوت اقوام۔ سکھوں۔ ہندوستانی عیسائیوں۔ پارسیوں اور قبائل مخصوصہ کو مستقل قوموں اور پارٹیوں کی حیثیت میں تسلیم کیا جائے۔ اگر کسی صوبہ میں جس میں قبائل مخصوصہ آٹھ فی صدی یا اس سے زیادہ ہوں۔ کوئی شخص قبائل مخصوصہ میں سے وزارت کا اہل نہ ملے۔ (جس کا فیصلہ گورنر کے ہاتھ میں ہوگا) تو جس قوم یا پارٹی کی طرف اس صوبہ کے قبائل مخصوصہ کا زیادہ رحجان ہو۔ (اس کا فیصلہ بھی گورنر کے ہاتھ میں ہوگا) اس قوم یا پارٹی کو وزارت میں اس صوبہ کے قبائل مخصوصہ کی نمائندگی کا حق ہوگا۔ اور بصورت دیگر گورنر خود اس بات کا فیصلہ کرے گا۔ کہ کسی قوم یا پارٹی یا کس کس قوم یا پارٹی کو اس صوبہ کی وزارت میں قبائل مخصوصہ کی نمائندگی کا حق ملنا چاہیئے (خیال رہے کہ اچھوت اقوام سے قبائل مخصوصہ جداگانہ حیثیت رکھتے ہیں۔ اور زیادہ تر آسام۔ بہار اور سی۔پی وغیرہ میں پائے جاتے ہیں)

(۸) ہر اکثریت والی قوم کے لیڈر ہر صوبہ کی مجلس قانون ساز میں صاف اور غیر مشکوک الفاظ میں یہ اعلان کریں۔ کہ وہ اپنے صوبہ کی اقلیتوں کے ساتھ نہ صرف پورے پورے انصاف بلکہ دلی ہمدردی اور شفقت کا سلوک کریں گے۔

(۹) کوئی ایسا قانون جس کا کسی قوم کے خلاف مخصوص اور امتیازی اثر پڑتا ہو۔ اس وقت تک نافذ نہ کیا جائے۔ جب تک کہ اس قوم کے نمائندوں کی اکثریت اس کے حق میں نہ ہو۔ اس بات کا فیصلہ کہ کسی قانون کا کسی قوم کے خلاف مخصوص اور امتیازی اثر پڑتا ہے یا نہیں۔ گورنر کے ہاتھ میں ہو۔ اور گورنر کے فیصلہ کے خلاف ہر پارٹی کو فیڈرل کورٹ میں جانے کا حق ہو۔

(۱۰) اوپر کا نظام جو صرف عارضی حیثیت رکھتا ہے۔ اس وقت تک قائم رہے۔ جبتک کہ ہندوستان کے مستقبل کے متعلق کوئی مستقل اور مسلمہ فریقین سمجھوتہ نہ ہو جائے۔ مگر یہ ضروری ہوگا۔ کہ یہ عارضی انتظام سارے صوبوں میں بیک وقت جاری کیا جائے۔

اوپر کی تجاویز صرف ذاتی حیثیت میں پیش کی جا رہی ہیں۔ انہیں کسی قوم یا پارٹی کی طرف منسوب نہ کیا جائے ان کی غرض و غایت صرف اس قدر ہے۔ کہ مستقل فیصلہ سے قبل عارضی طور پر ملک کی فضا میں اصلاح پیدا کی جائے۔ گو اتفاق رائے کے ساتھ ان میں سے بعض تجاویز مستقل سمجھوتہ میں بھی شامل کی جا سکتی ہیں۔

بالآخر قارئین کرام کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا کی طرف سے دنیا میں دو قانون جاری ہیں۔ ایک مادی اور دوسرے روحانی۔ پس جملہ اقوام کو چاہیئے۔ کہ اس نازک وقت میں مصالحت کے مادی اسباب کو اختیار کرنے کے علاوہ روحانی اسباب یعنی دعا اور صدقہ و خیرات سے بھی کام لیں۔ کیونکہ تکلیف کے اوقات میں دل سے نکلی ہوئی دعا کو وہ طاقت حاصل ہوتی ہے۔ جو زبردست سے زبردست مادی اسباب کو بھی حاصل نہیں ہوتی۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

درخواست دعا

مکرم مولوی عبد الخالق صاحب مبلغ گولڈ کوسٹ۔ مکرم چودھری محمد احسان الٰہی صاحب مبلغ سیرالیون کی عام صحت کمزور ہے۔ احباب جماعت اپنے ان دونوں بھائیوں کی صحت کے لئے (جو دور دراز ممالک میں تبلیغ کے لئے گئے ہوئے ہیں) دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں (وکیل التبشیر)

تبلیغ کو کسی وقت بند نہیں کیا جا سکتا

فرمایا۔ "یہ کام ایسا ہے۔ کہ اسے ہم چھوڑ بھی نہیں سکتے۔ تبلیغ کو کسی وقت بھی بند نہیں کیا جا سکتا۔ مگر ہم اس کام کو آرام اور فراغت کے ساتھ اس وقت تک نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ جماعت کے دوست اپنے وعدوں کو پورا نہ کریں۔ اور وعدے پیش کرنے میں دلیری اور جرأت سے کام نہ لیں۔"

تحریک جدید کے مجاہد جو دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوم کا وعدہ کر چکے ہیں۔ وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد ادا کرنے کا ماحول پیدا کریں۔ کیونکہ تحریک جدید نے بیرونی ممالک میں جن مبلغوں کو بھیجا ہوا ہے۔ یا جو اب جا رہے ہیں۔ ان کے اخراجات پر انحصار آپ کے وعدوں کی ادائیگی پر ہے۔ بے شک تحریک جدید کے ایک حصہ نے اپنے وعدے ۳۱ر مارچ تک ادا کرنے کی کوشش کی۔ تاکہ وہ سابقون الاولون کی صف اول میں آئیں۔ اور ان کے نام حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش ہو چکے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ جلد تر اخبار میں شائع بھی کئے جانے والے ہیں۔ مگر وہ احباب جن کے وعدے قابل وصول ہیں۔ وہ تحریک جدید کی تبلیغی اہم ضروریات کے پیش نظر جلد سے جلد ادا فرمائیں۔ ہر وہ احمدی جو تحریک جدید کا اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کرے گا۔ اس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کیا جائیگا۔ اور شائع کرنے کی بھی کوشش کی جائیگی۔ پس آپ اپنا وعدہ ادا کرنے میں عجلت سے کام لیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

درخواست دعا

مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بوجہ ہائیڈروسیل سخت علیل ہیں۔ ڈاکٹر صاحبان اس کا علاج اپریشن بتلاتے ہیں۔ لیکن بوجہ کمزوری اپریشن کرنے کے لئے تیار نہیں۔ دوست ان کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

روزنامہ الفضل قادیان ۲۱ اپریل ۱۹۴۷ء

متبرک خونریزی

(۲)

پیشتر اس سے کہ ہم مودودی صاحب کے نظریہ "جہاد فی سبیل اللہ" اور اصلاحی صاحب کی شرائط کا جائزہ لیں۔ اور قرآن و حدیث کی روشنی میں ان کی جانچ پڑتال کریں۔ یہاں بطور جملہ معترضہ ہم مدیر کوثر کے نوٹ کے متعلق جو آپ نے اصلاحی صاحب کے مقالہ کے شروع میں لکھا ہے کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ مودودی صاحب کی طرح آپ کا بھی یہی وطیرہ ہے۔ کہ احمدیت پر چوروں کی طرح حملے کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح جس طرح کوئی بزدل دشمن رات کے اندھیرے میں راہ چلتے مسافر کی پیٹھ میں چھرا گھونپ کر یا پستول کا فائر کر کے بھاگ جائے۔ چھچھوری فقرہ بازی جس کا مقصد تحقیق حق نہیں۔ بلکہ صرف پڑھنے والوں کے دل میں جذبات نفرت بھڑکانا اپنی ہمہ دانی جتانا اور استکبار کا اظہار ہوتا ہے۔ آپ کا طرۂ امتیاز ہے۔ محض کیچڑ اچھالنا نہ تو تحقیق حق میں داخل ہے۔ اور نہ دیانتداری ہے۔ اس سے تو اس عورت کا طریقہ کم گھناؤنا اور زیادہ دلیرانہ تھا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے راہ میں کانٹے بچھا دیا کرتی۔ اور آپ پر کوڑا کرکٹ پھینکا کرتی تھی۔

ہم مودودی صاحب کی تصنیفات اور مدیر کوثر صاحب کی تحریروں سے کئی ایک ایسے حوالے پیش کر سکتے ہیں۔ جہاں دونوں حضرات نے احمدیت پر اسی طرح کے بزدلانہ حملے کئے ہیں۔ دینی مسائل کسی کی میراث ذاتی نہیں ہیں۔ تحقیقات مسائل ہر ایک فرد کا پیدائشی حق ہے۔ لیکن اسلامی مسائل پر قلم اٹھاتے ہوئے ہم کو مجادلہ کی نوبت تک بھی "ھی احسن" کے زریں اصول کو ہاتھ سے نہیں دینا چاہیئے۔ ہم احمدیت یا حقیقی اسلام کو تلوار سے دنیا پر ٹھونسنا نہیں چاہتے۔ بلکہ افلا تعقلون کے اشارے پر عمل کرتے ہوئے اس جنس کو کھلے میدان میں رکھتے ہیں۔ اور اعلان کرتے ہیں۔ کہ اس کی جانچ پڑتال کر لو اگر پسند آئے تو خرید و ورنہ پھینک دو۔

مدیر کوثر کے نوٹ کا مندرجہ ذیل ٹکڑا ذرا ملاحظہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں۔

"قتال آخری تدبیر ہے جو کسی عقدہ مشکل کے کھولنے کے لئے اختیار کی جاتی ہے .... مسلمانوں کے بعض طبقے اور غیر مسلموں کے اکثر طبقے تعلیمات اسلامی کے اس نہائت اہم جزد کے بارے میں متعدد غلط فہمیوں کا شکار رہے ہیں۔ مسلمانوں کا ایک طبقہ اسے بالکل غیر مشروط اور مطلق سمجھتا ہے۔ بلکہ وہ ہر اس جنگ و قتال کو جو مسلمان کریں اسلامی جہاد تصور کرتا ہے۔ دوسرا طبقہ جو حدیث العہد اور یورپ سے مرعوب ہے۔ اس کے جواز ہی کا قائل نہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں تلوار اٹھانا تو جائز سمجھتا ہے۔ مگر فی سبیل الطاغوت۔ بڑھ بڑھ کر قدم مارنا عین اسلام۔ باقی رہے غیر مسلم تو وہ بیچارے مسلمان کی تصویر اس طرح کھینچتے ہیں۔ کہ" اس کے ایک ہاتھ میں قرآن ہے۔ اور دوسرے میں تلوار وہ لوگوں سے مطالبہ کرتا جاتا ہے۔ کہ "پڑھو کلمہ" یہ مطالبہ پورا ہو گیا تو خیر ورنہ تلوار سے کافر کی گردن بھٹا سی اڑا دیتا ہے"۔

اس عبارت کے مندرجہ ذیل فقرہ پر ہمیں اعتراض ہے۔ "دوسرا طبقہ جو حدیث العہد اور یورپ سے مرعوب ہے۔ اس کے جواز ہی کا قائل نہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں تلوار اٹھانا تو ناجائز سمجھتا ہے مگر فی سبیل الطاغوت بڑھ بڑھ کر قدم مارنا عین اسلام"۔

ساری دنیا جانتی ہے کہ احمدیت کے عقیدہ میں (۱) اشاعت اسلام کے لئے تلوار اٹھانا کسی طرح جائز نہیں۔ (۲) اسلام میں سوا دفاع کے غیر مسلموں کے خلاف تلوار اٹھانا ظلم ہے۔ (۳) حکومت وقت خواہ غیر اسلامی ہو اگر امن قائم رکھے اور مذہب میں دخل نہ دے۔ اس کی اطاعت۔ اور تعاون علی البر جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہے۔ ہاں پُرامن جد و جہد سے اس کو اسلامی بنانا واجب ہے۔

یہ چند اصول ہیں جن کو ہم صحیح مانتے ہیں۔ اور قرآن کریم و حدیث سے انہیں صحیح ثابت کر سکتے ہیں۔ کیا ان اصولوں کی تحقیق کا وہ طریق منصفانہ اور محققانہ کہلا سکتا ہے۔ جو مدیر کوثر صاحب نے اپنے مندرجہ بالا نوٹ میں اختیار کیا ہے آپ نے قرآن و حدیث سے کونسے دلائل پیش کئے ہیں۔ جن سے ان اصولوں کا حدیث العہد اور فی سبیل الطاغوت ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ہمیں یقین واثق ہے۔ کہ قرآن و حدیث ہمارے ساتھ ہیں۔ اور خدا کے فضل سے ہم ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ ان کے مقابلہ میں مودودی صاحب کا نظریہ جہاد غیر اسلامی حدیث العہد اور فی سبیل الطاغوت ہے۔ اور محض ان کے اپنے دماغ کی اختراع ہے۔ لہذا ہم مودودی صاحب اور آپ کے ہم خیال علماء کو اس امر کے تصفیہ کے لئے

دعوت

دیتے ہیں۔ کہ آؤ اس مسئلہ میں ہمارے ساتھ تبادلہ خیالات کر لو۔

جہاد فی سبیل اللہ کا وہ نظریہ جو مودودی صاحب پیش کرتے ہیں۔ غیر مسلم اقوام میں تبلیغ اسلام اور مسلم اقوام کی اخلاقی اور روحانی ترقی کے راستہ میں سخت روک بنا ہوا ہے۔ اس لئے اس کا تصفیہ نہائت ضروری ہے۔ اگر مودودی صاحب اور آپ کے ہم خیال علماء اس جائز مطالبہ پر بوجہ استکبار توجہ نہیں فرمائینگے۔ تو پھر ان کا کوئی حق نہیں رہے گا۔ کہ ان مسائل پر آئندہ قلم اٹھائیں۔ اور دنیا کو اسلام سے بدظن کرتے رہیں۔ اور ایسے حربے غیر مسلموں کو مسلمان کی اس طرح تصویر کھینچنے کے لئے رنگ و روغن مہیا کرتے رہیں کہ اس کے ایک ہاتھ میں قرآن ہے اور دوسرے میں تلوار وہ لوگوں سے مطالبہ کرتا جاتا ہے "پڑھو کلمہ" یہ مطالبہ پورا ہو گیا تو خیر ورنہ تلوار سے کافر کی گردن بھٹا سی اڑا دیتا ہے"۔

ہم مندرجہ بالا مذاکرہ کی ابتدا کے طور پر وہ تین آیات جو مودودی صاحب نے اپنے نظریہ کی تائید میں اپنے رسالہ جہاد فی سبیل اللہ کے صفحہ ۱۲ پر پیش کی ہیں یہاں درج کرتے ہیں۔ اور اپنی طرف سے فی الحال ایک لفظ زیادہ نہیں کرتے۔ اور مودودی صاحب اور آپ کے ہم خیال علماء سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنا نظریہ ان آیات کے سیاق و سباق میں رکھ کر ثابت کریں۔

ہمیں یقین ہے کہ یہ آیات خود پکار اٹھیں گی۔ کہ جسم سے علیحدہ کر کے مودودی صاحب نے ہمیں غلط طور پر پیش کیا ہے۔ ہم تو اس نظریہ جبریہ کی تردید کے لئے خاص طور پر نازل کی گئی ہیں۔

بیا در ید گر اینجا بود سخن دانے
غریب شہر سخنہائے گفتنی دارد

آیات حسب ذیل ہیں۔

(۱) قاتلوھم حتی لا تکون فتنة ویکون الدین للہ بقرع ۲۴

(۲) الا تفعلوہ تکن فتنة فی الارض وفساد کبیر انفال ع ۱۰

(۳) ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون صف ع ۱

ان آیات پر تفصیل بحث کے لئے رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان نومبر ۱۹۴۶ء ملاحظہ فرمائیں:۔

فوری ضرورت

نظارت امور عامہ کو ایک افسر بازار کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ جو مستعد اور کاروباری معاملات میں واقفیت اور تجربہ رکھتا ہو۔ اور کسی قدر قضائی امور میں بھی واقفیت رکھتا ہو۔ تنخواہ ۵۰ روپے ماہوار علاوہ قحط الاؤنس دی جائیگی۔ اگر کوئی گورنمنٹ پنشنر ہوں تو اسکو ترجیح دی جائیگی

ناظر امور عامہ قادیان

مولوی محمد علی صاحب سے ایک غیر احمدی دوست کا استفسار

یہ دورنگی میری سمجھ میں نہیں آسکی

جناب مولوی محمد علی صاحب لیڈر و پریذیڈنٹ اہل پیغام لاہور کی ذات کے عقائد پڑھ کر از حد تعجب ہوتا ہے۔ کیونکہ جسقدر رنیوس وعرفان آپنے حضرت مرزا صاحب کی ذات حمیدہ صفات سے حاصل کئے ہیں۔ وہ محتاج بیاں نہیں۔ لیکن آپ کا رجوع بھی قابل ذکر ہے۔ اگرچہ میں ایک غیر احمدی ہوں۔ یعنی مرزا صاحب کو نبی وغیرہ نہیں مانتا۔ مگر تاہم مولوی محمد علی صاحب موصوف کے متعلق ان کے عقائد پڑھ کر از حد افسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب کی حین حیات تک تو غالباً مولانا صاحب موصوف آپ کی نبوت کے پورے قائل کیا بلکہ اجرائے نبوت بعد از نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی قائل تھے۔ مگر آپ کی وفات کے بعد بالکل مخالفین کی صف اول میں نظر آتے ہیں۔ مگر باایں ہمہ مرزا صاحب کی ذات گرامی سے تعلق بھی گہرا رکھنے کے مدعی ہیں۔ یہ دورنگی میری سمجھ میں نہیں آسکی۔ اس لئے چند سوالات ذیل میں درج کئے دیتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب غور فرمائیں۔

(۱) کیا مولانا صاحب آپ یہ بتلا سکتے ہیں۔ کہ جناب مرزا صاحب صادق تھے یا کاذب۔

(۱) مرزا صاحب آپ کی نظر میں صادق تھے۔ تو آپ کی کلام کہ جس کو مرزا صاحب نے وحی الہٰی قرار دیا ہو۔ کیا وہ آپ کی نظر میں قابل قبول ہے یا نہیں۔ اگر قابل قبول ہے۔ تو پھر نبوت مرزا صاحب سے انکار کیوں۔ جب آپ اپنی زندگی میں ہی مدعی نبوت تھے۔ اور ایز د متعال نے جب آپ کو نبی کے خطاب سے ملقب کیا۔ بلکہ پکارا تو آپ کا انحراف کیا معنی رکھتا ہے۔ بلکہ آپ نے خود مرزا صاحب کی نبوت کے متعلق جبکہ یہ فیصلہ دیا ہے۔ ملاحظہ ہو

$\frac{۲۶}{۱۹۰۴}$ کو آپ حلفاً بیان کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب دعویٰ نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں۔ یہ دعویٰ نبوت اس قسم کا ہے۔ کہ میں نبی ہوں۔ لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ (آپ کا فیصلہ بدیں مضمون ہے) ایسے مدعی کا مکذب قرآن شریف کی رو سے کذاب ہے۔ ذرا آپ لفظ کذاب پر نظر ثانی فرمادیں۔ کہ عربی کے لحاظ سے لفظ کذاب کے کیا معنی ہوتے ہیں۔

(۲) آپ $\frac{۵}{۱۹۰۴}$ ۱۳ کو عدالت میں مرزا صاحب کے متعلق حلفیہ تصدیق بدیں الفاظ کر دیتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔

(۳) کیا آپ وہ تفسیر قرآن شریف بھول گئے ہیں۔ کہ جو آپ نے سورۃ فاتحہ میں اجرائے نبوت کے متعلق کی تھی۔ یعنی تفسیر اھدنا الصراط المستقیم میں آپ نے یہ تفسیر نہیں کی تھی؟

(۱) خدا وہ مدارج جو منعم علیہ لوگوں کو ملے۔ کسی دوسرے کو دے سکتا ہی نہ تھا۔ تو پھر ہمیں یہ دعا سکھلانے کے کیا معنی مخالف خواہ کوئی ہی معنی کرے۔ مگر ہم تو اسی بات پر قائم ہیں۔ کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے۔ صدیق بنا سکتا۔ شہید اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے۔ مگر چاہیئے مانگنے والا۔ اخبار الحکم ۱۸ جولائی ۱۹۰۸ء

مگر مجھے اس بات کو دیکھ کر بہت افسوس ہوا ہے۔ کہ یہی مولانا موصوف مارچ ۱۹۱۴ء میں جناب مرزا صاحب ہی کی نبوت کو باطل کرنے کی فکر میں فتویٰ دیتے ہیں۔ کہ جو شخص اس امت میں سے دعویٰ نبوت کرے۔ وہ کذاب ہے۔ سوم نبوت تشریعی وغیر تشریعی یکساں بند ہیں۔

اب دریافت طلب فقط یہ امر ہے۔ کہ مرزا صاحب آپ کی نظر میں اگر سچے اور مصدوق تھے۔ تو آپ کی کلام آپ کا ہر ایک دعویٰ آپ کے اوپر حجت قطعی کا حکم رکھتا ہے۔ اور اگر آپ کا عقیدہ اس کے خلاف ہے۔ تو پھر غیر مصدوق کا کلام کلاً و جزاً کسی حالت میں بھی قابل قبول و پذیرائی نہیں ہو سکتا۔

بہر حال اس وقت میرا سوال محض استفسار کے درجہ میں ہے۔ لہذا مزید اس پر قلم فرسائی چونکہ غیر موزوں ہے۔ بناء علیہ فی الحال اسی پر مکتفی ہو کر مؤدبانہ گذارش کرتا ہوں۔ کہ جواب اجمالاً یا تفصیلاً جو بھی آپ کے ہاں منظور ہو۔ دے کر مشکور فرمایا جائے۔ جواب دیکھ کر پھر مناسب عرض خدمت عالی میں ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

طالب حق نیازمند شیر محمد عفی عنہ

Abdul Fazal Hakim

Haziq Moulvi Sher Mohd.

کیا آپ واقفین میں شامل ہونا پسند کرتے ہیں یا غیر واقفین رہنا؟

حضور نے فرمایا:۔ "جو لوگ ابھی تک (واقفین جائیداد) میں شامل نہیں ہوتے۔ ان کے لئے میں نے ۱½ ماہ کا عرصہ مقرر کیا ہے۔ تمام وہ لوگ جنہوں نے ابھی تک واقفین جائیداد میں اپنے نام پیش نہیں کئے۔ ان کو اس عرصہ میں اپنے نام پیش کر دینے چاہئیں۔ ان کا فرض ہوگا۔ کہ وہ چھ ماہ کے اندر اندر اپنی جائیداد کا سواں حصہ ادا کر دیں۔ یہ لوگ بھی ثواب میں پہلے لوگوں کے ساتھ شریک ہوں گے۔ لیکن جو لوگ اس ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں اپنی جائیداد وقف نہیں کریں گے۔ ہم ان سے ½ فی صدی قیمت جائیداد کا لیں گے۔ یا ½ ماہوار آمد کا جو بھی ان دونوں میں سے زیادہ ہو۔"

غیر واقفین کو ۱½ ماہ کے اندر اندر اپنی جائیداد وقف کر کے واقفین میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ جو شخص اللہ تعالےٰ کے رستہ میں قربانی کرنے میں بخل سے کام لیتا ہے۔ وہ انعام سے اپنے آپ کو محروم کر لیتا ہے۔ ۱½ ماہ کے اندر اندر وقف نہ کرنے والوں کے متعلق حضور نے یہ قاعدہ بیان فرمایا ہے۔ کہ "آئندہ ہم ان کو کسی ہنگامی تحریک میں شامل نہیں کریں گے"۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مومن کے لئے سب سے بڑی سزا یہی ہے۔ کہ آئندہ اس کا چندہ قبول نہ کیا جائے۔ کیا کوئی احمدی ایسا ہے۔ جو اس سزا کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو؟

نوٹ:۔ احباب چندے کی رقوم بیت المال میں بھجوائیں۔ لیکن وقف جائیداد یا آمد کی اطلاع دفتر تحریک جدید میں بھجوائیں۔ تا کہ بطور واقفین ان کے اسماء ریکارڈ میں محفوظ رکھے جائیں۔ اور آئندہ بھی ان کو خدمت سلسلہ کے مواقع مل سکیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا مندرجہ ذیل احباب امتحان میں کامیابی کے خواہاں ہیں۔ (۱) بقاء اللہ صاحب احمدی بھوپال کے لہ نیچے (۲) شیخ شیر علی صاحب پریذیڈنٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کیرنگ کا صاحبزادہ (۳) قاضی عطاء الرحمن صاحب اود ھوانی کا ایک عزیز۔ احباب سب کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (۴) فتح محمد صاحب شیخ پور کی بھانجی بعارضہ چیچک سخت بیمار ہے۔ (۵) شیخ شمس الدین صاحب پریذیڈنٹ منڈو رانجھا کا لڑکا محمد اکرام سخت بیمار ہے۔ (۶) حکیم سید محمد گلزار احمد صاحب کھرڑ ضلع انبالہ عرصہ مدید سے بعارضہ بخار و خنازیر سخت بیمار ہیں (۷) میری والدہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بہت بیمار ہیں۔ اب علاج کے لئے سیالکوٹ لے جایا گیا ہے۔ (عبدالوحید پراچہ ابن عبدالرحیم صاحب پراچہ) (۸) خالد محمود صاحب قادیان کے ماموں ملازمت میں ترقی کے خواہاں ہیں۔ (۹) محمد علی صاحب مدرس ماڈل سکول شہر سلطان بعض مشکلات میں ہیں۔ (۱۰) شاہ محمد صاحب مرالہ گجرات کو سخت مالی مشکلات درپیش ہیں۔ (۱۱) محمد ابراہیم صاحب شاد مدرس مومن شیخوپورہ کا لڑکا محمد الیاس بعارضہ خسرہ و نمونیہ شدید بیمار ہے۔ (۱۲) غلام محمد صاحب عبد منشی فاضل سیکنڈ مدرس گکھڑ لیال بعض مشکلات میں ہیں۔

ولادت (۱) عبدالمالک صاحب ایبٹ آباد کے ہاں ۲۰ فروری ۱۹۳۷ء کو لڑکا پیدا ہوا۔ (۲) اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ۹ جنوری ۱۹۳۷ء کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ نے مولود کا نام مبشر احمد تجویز فرمایا۔ (ملک حمید علی احمدی ڈیرہ غازی خاں) (۳) خاکسار کے لڑکے عبدالستار کے گھر خدا نے فرزند عطا کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولود کا نام عبدالغفور تجویز فرمایا۔ (اللہ بخش ٹھیکیدار ریاسی) (۴) اللہ تعالیٰ نے ازراہ کرم مورخہ ۱۹۳۷ء کو مجھے پہلا لڑکا عطا فرمایا۔ (محمد حنیف احمدی مسافر رسالہ نمبر ۱ چھاؤنی) (۵) مہر نور سلطان خاں سیال کملانہ احمدی وکیل صاحب صدر جھنگ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۴ فروری ۱۹۳۷ء کو لڑکا عنایت فرمایا۔ نام ناصر احمد رکھا گیا۔ (مہر امیر سلطان سیال جھنگ) (۶) میرے چھوٹے بھائی

جناب مولوی ابو محمد عبداللہ رضی اللہ عنہ
(قسط ۲)

چند ایام ہوئے۔ کہ خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کے تبلیغی جوش کا ذکر فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ آپ کو جلیل الشان صحابہ میں سے سمجھتے ہیں۔ میں نے انہیں آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کہ ہر یوم التبلیغ کے موقعہ پر تمام احمدیوں کو مسجد میں اکٹھا کرتے۔ اور نہایت رقت آمیز دعا کے بعد وفود کو معین حلقوں میں روانہ کرتے ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے۔ کہ دعا کرنے کے بعد خود کبھی گھر کو نہ جاتے۔ بلکہ اپنے وفد کے ساتھ اپنے حلقہ میں چلے جاتے۔ بڑھاپے کی عمر میں کئی دفعہ کئی کئی میل پیدل دیہات میں جا کر تبلیغ کا فریضہ سر انجام دیتے۔ گھر میں مستورات کو تبلیغ کرتے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو بھی مخاطب فرماتے۔ اور طرز تبلیغ اتنا دلکش اور الفاظ اتنے سادہ اور تاثیر میں ڈوبے ہوئے ہوتے۔ کہ جاہل سے جاہل اور عالم سے عالم انسان اپنے مذاق کے مطابق بہرہ اٹھاتا اور جب تبلیغ کے لئے نکلتے تو دل میں ایک بے پناہ لطف محسوس ہوتا تھا۔ جس کا نظارہ کئی دفعہ اس دعا میں ہوتا تھا۔ جو وفود کے انتقاد سے پہلے آپ مسجد میں کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ دعا کرتے کرتے گھٹنوں کے بل کھڑے ہو گئے۔ اور ہاتھ بہت بلند کر کے اتنے زور سے مجنونانہ طور پر چلا چلا کر دعا کی۔ کہ تمام حاضرین خوفزدہ ہو کر چیخیں مار مار کر رونے لگے۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ شاید آسمان سے ملائکہ کا نزول ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ جب وہ منظر سامنے آتا ہے تو اب بھی آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں۔ غور فرمایئے۔ کہ اس کیفیت قلبی کے ساتھ نکلنے والے وفدوں کی تبلیغی مساعی کے نتائج کس قدر شاندار ہو سکتے ہیں۔ سادگی کا یہ عالم تھا کہ ساری عمر بوٹ جوتا استعمال نہیں کیا۔ اور ٹوپی یا پگڑی کے نیچے کلاہ استعمال نہیں کیا۔ کھانے میں بھی بڑی سادگی تھی۔

آپ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلالی شان کا اثر بہت زیادہ تھا۔ ایک موقعہ پر فرمایا۔ کہ اللہ کا زبردست موعود خلیفہ اس وقت اپنے جلالی شان میں ہے اور ہم تو سمجھے ہوئے اپنے انجام بخیر کے منتظر ہیں۔ آپ حضرت علامہ فخر الدین رازی کے منطق اور فلسفہ کے بڑے قائل تھے۔ لیکن فرمایا کرتے تھے۔ کہ اگر حضرت علامہ صاحب آج زندہ ہوں اور سیدنا حضرت امیر المومنین کی کتاب ہستی باری تعالیٰ پڑھ لیں۔ تو حضور ایدہ اللہ کی دست بوسی کرتے ہوئے خدام میں شامل ہو جائیں۔ حضور ایدہ اللہ سے آپ کو اتنا عشق تھا۔ کہ ارشاد کے پہنچنے پر آپ کو ایک منٹ تعمیل کرنے کا ہی نہیں۔ بلکہ کر لینے کا فکر لگ جاتا تھا۔ اور دوسری طرف نہایت مسرت ہوتی تھی۔ کہ آقا کے حکم کی تعمیل کا ایک اور موقع مل گیا۔ کوئی تحریک ایسی نہیں جس میں آپ نے قابل رشک حصہ نہ لیا ہو۔ آپ کو علم عروض میں بھی عبور حاصل تھا گو شعر بہت کم کہتے تھے۔ اور وہ بھی صرف اللہ ہیں۔ اوزان اور بحور کے متعلق مبسوط گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی جوانی کی ایک نظم میں نے سنی تھی۔ اس میں سے صرف ایک شعر مجھے یاد رہ گیا ہے

مجال شیطاں ٹھہرے جو میرے آگے
کافی ہے آسمان پر پروردگار میرا

فرمایا کرتے۔ کہ یہ زمانہ اس نوعیت کے ذہنی ارتقا کا نہیں۔ کہ شعر و شاعری کے خبط میں عملیات کی قوتوں کو سلب کر لیا جائے بلکہ آج اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ احیاء اسلام اور انتشار ہدایت کے لئے ہمہ تن مصروف ہو کر مجاہدانہ زندگی بسر کی جائے۔

آپ کے محاسن اور فضائل حمیدہ کے قلمبند کرنے کے لئے ایک کتاب کی ضرورت ہے لیکن میں اسی پر اکتفا کرتا ہوا آخر میں ایک بات کا اظہار ضروری خیال کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے سے پہلے دینیات سے دلچسپی رکھنے والے اہل علم چونکہ ظہور مہدی کا شدید انتظار کر رہے تھے۔ اور انتظار کی بے قرار گھڑیاں بہت لمبی ہوتی ہیں۔ اس لئے بعض لوگوں نے یہاں تک خیال کرنا شروع کر دیا تھا کہ شاید جناب مولوی صاحب ہی امام مہدی ہونے کا دعوےٰ کر دیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ جب میں نے خود ہی بیعت کر لی۔ اور حضور کے حقیر خادموں میں شامل ہو گیا۔ تو بہت سے لوگوں نے بلا مزید تحقیق احمدیت قبول کر لی۔ غرض ایسی عظیم الشان ہستیاں روز روز پیدا نہیں ہوتیں ضلع سیالکوٹ میں علم و فضل۔ اتقا اور صالحیت کے لحاظ سے اُن کی نظیر نہیں ملتی۔ اور نہ آئندہ ملنی آسان ہے۔ اللہ تعالیٰ اس روح سعید کو اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے اور فردوس بریں میں بلند سے بلند درجات عطا کرے۔ آمین ثم آمین

(شیخ نور احمد بی۔ اے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گنج مالیہ)

غرباء کے لئے کتب

سکول میں بعض ایسے غریب طلباء ہیں۔ جو کتابیں خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے ہم اپنے محدود ذرائع سے ایسے طلباء کی امداد کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اب نادار طلباء کی تعداد اس قدر زیادہ ہو گئی ہے۔ کہ ہم اُن کے لئے خاطر خواہ انتظام نہیں کر سکتے۔ بعض دوست اس کار خیر میں ہمارا ہاتھ بٹاتے رہتے ہیں۔ اُن کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اب کے بھی غریب طلباء کیلئے کتابیں خریدنے میں ہماری امداد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

جے۔ وی اساتذہ کی ضرورت

سکول ہذا میں V (جے۔ وی) اساتذہ کی ضرورت ہے۔ فرض شناس ٹرینڈ اساتذہ فوراً ضروری کوائف کے ساتھ اپنی درخواستیں میرے پاس بھجوا دیں (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

چندہ حفاظت مرکز کا تعین

ایک دوست نے بلا تخصیص وقف جائداد یا آمد ماہوار ایک رقم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور چندہ حفاظت مرکز میں بھیجی ہے۔ اس پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے رقم فرمایا

"یہ اصول کے خلاف ہے۔ پورے مہینہ کی آمد یا اگر جائداد وقف ہو۔ تو 1/100 جائداد کا دے گا۔ یا نصف دے گا۔"

ایک اور صاحب کے رقعہ پر حضور نے یہ رقم فرمایا:۔

"واقفین سے تنخواہ یا آمد۔ غیر واقفین سے 1/2 تنخواہ یا آمد لی جائے۔ اگر جائداد کا 1/100 زیادہ ہو۔ تو وہ لیا جائے۔ مثلاً آٹھ ایکڑ زمین آٹھ ہزار کی ہے۔ اس کا 1/100 اسی ہوتا ہے۔ ایسا شخص تیس ۳۰ روپے ماہوار کا اگر اسی ہو۔ تو اس سے تیس یا اس کا نصف نہ لیں گے۔ بلکہ اسی یا اس کا نصف لیں گے۔"

(ناظر بیت المال)

دعائے مغفرت

۲۸/۲ بروز جمعہ استاذی المکرم جناب میاں غلام حسن صاحب صحابی و امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ محمود آباد ضلع جہلم عمر ۸۵ سال جنہیں حضرت مولوی برہان الدین صاحب رضی اللہ عنہ جہلمی کے ہاتھ پر احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ قریباً ۵۰ سال تک مسجد احمدیہ میں امامت کے اہم فرائض ادا کرنے کے بعد جماعت احمدیہ محمود آباد کو الوداع کہہ کر اپنے مولا حقیقی کے پاس چلے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون جماعت کا بچہ بچہ مرد اور عورت ان کے احسانات کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ اکثر غیر احمدی لوگ بھی ان کے شاگرد ہیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں ۲۹/۲ کو ۱۱ بجے کے قریب بعد نماز جنازہ دفن کئے گئے۔ جناب میاں صاحب مرحوم کی جگہ جماعت احمدیہ نے اُن کے بڑے فرزند میاں عبدالسلام صاحب کو امام الصلوٰۃ مقرر کیا ہے۔

اکسیر ذیابطیس کی مقبولیّت

جناب ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن نے ایک شیشی منگوائی تھی۔ اب بذریعہ ہوائی ڈاک تحریر فرماتے ہیں:۔ "تین شیشیاں دوائی اکسیر ذیابطیس کی بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں" جناب کے عبدالغنی خانصاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر سکندر آباد دکن نے ایک شیشی منگوائی تھی اب تحریر فرماتے ہیں "جلد از جلد دو شیشیاں اور بھیج دیں"

اکسیر ذیابطیس قیمت فی شیشی ایک ماہ کورس مبلغ سات روپے طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

اکسیر شباب

یہ دوا نہایت مفید اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ اسمیں کشتہ سونا مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں۔ اس کی تعریف کرنا لاحاصل ہے۔ اس کے استعمال سے ہی اس کی خوبیاں معلوم کی جاسکتی ہیں۔ نہایت مقوی ادویہ سے اس کو ترتیب دیا گیا۔ اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اس میں خیال رکھا گیا ہے۔ قیمت فی شیشی سات روپے علاوہ محصولڈاک۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان

شکریہ احباب و درخواست دعا

میں نے بیل کی داڑھی کے لئے جو اعلان کرایا تھا اس پر احباب جماعت نے اس اخلاص اور محبت سے توجہ فرمائی ہے کہ خطوط کا تانتا بندھ گیا۔ اور احباب کی ہمدردی کو دیکھ کر خطوط پڑھتے ہوئے کئی بار خوشی کے آنسو نکل آئے میں سب دوستوں کا نہایت ہی احترام کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرے گھر اولاد نہیں۔ بیل کی داڑھی اسی سلسلہ میں بطور دوائی استعمال کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھے اپنے فضل سے اولاد عطا کرے۔ خاکسار نور دین ذیلدار چک

اشتہار زر دفعہ ۵ رول۔ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مہر شیر محمد خاں صاحب سیال سب جج بہادر ملتان

دعوے یا اپیل دیوانی ۱۲۰/۱۹۴۶ء۔

چراغ بخش ولد پیر بخش۔ نورنگ ولد میرن قوم سیال کنار کھچی دام تحصیل لودہراں

بنام غلام مصطفےٰ۔ عطا محمد میران نور احمد جٹ لنار کھچی دام تحصیل لودہراں

یا دعوے دخلیابی شفع بنام خاں محمد ولد بیرا۔ رحیماں ولد واحد قوم جٹ تحصیل کنار جمال پور ریاست بہاولپور۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی خان محمد۔ رحیماں مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام خان محمد۔ رحیماں مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر خان محمد۔ رحیماں مذکور تاریخ ۱۰ ماہ مئی ۱۹۴۷ء کو بمقام ملتان حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۱۱ ماہ اپریل ۱۹۴۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم)   (مہر عدالت)

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب خان بہادر شیخ عنایت اللہ خاں صاحب بہادر جج بہادر سیالکوٹ۔

دعویٰ دیوانی ۱۱۵ وقف ۱۹۴۶ء۔ ایس۔ بی۔ میرزا اینڈ سنز سیالکوٹ بذریعہ میرزا اسرار بیگ ولد نواب بیگ قوم مغل ساکن سیالکوٹ مدعی

بنام فرم الیکٹرو پلیٹنگ ورکس دعوے ۲۲۳/ روپے

بنام فرم الیکٹرو پلیٹنگ ورکس سیالکوٹ بذریعہ قربان علی ولد چوہدری صادق قوم کشمیری ساکن محلہ سیالکوٹ۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہ مذکو جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۳۰ ماہ اپریل ۱۹۴۷ء کو بمقام سیالکوٹ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۳ ماہ اپریل ۱۹۴۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم)   (مہر عدالت)

ضروری خبریں

امرتسر ۱۸ - اپریل:- آج چوک فتح بادیاں کے ایک مکان میں بم پھٹا۔ چار اشخاص تاش کھیل رہے تھے۔ وہ سب ہلاک ہو گئے مکان کا چھت اڑ گیا ہے قریب کی ایک عمارت کو بھی نقصان پہنچا:-

لندن ۱۸ - اپریل:- آج سابق وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس نے ہندوستان اور برما کے باشندوں کے نام ایک الوداعی پیغام میں کہا۔ "مجھے افسوس ہے۔ کہ میں ہندوستان اور برما میں انتقال اقتدار کی کارروائی کے پایہ تکمیل تک پہنچنے تک اپنے عہدہ پر فائز نہ رہ سکا۔ گو میں اب اپنی بھاری ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو رہا ہوں لیکن ہندوستان اور برما کے مستقبل میں میری دلچسپی باقی رہے گی۔ میں ان ممالک میں رہنے والوں کی مسرت۔ اور فارغ البالی کے لئے دعاگو ہوں:-

لاہور ۱۸ - اپریل:- پنجاب کے سابق وزیر اعظم ملک سر خضر حیات خان نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ صوبہ پنجاب کی تقسیم سب قوموں کے لئے انتہائی نقصان دہ ہوگی۔

موجودہ حدود نے صوبہ کو اقتصادی طور پر خود کفیل بنا یا ہے۔ اگر پنجاب میں آبپاشی کا سسٹم۔ بجلی کی سکیم اور تعمیرات کے دوسرے وسیع پروگرام تقسیم کر دیئے گئے۔ تو اس طرح پنجاب کے مغربی اور مشرقی دونوں حصے مفلس و نادار ہو جائیں گے۔

لندن ۱۸ - اپریل:- نئے وزیر ہند لارڈ لسٹوول نے آج اپنے عہدے کا چارج لینے کے بعد ہندوستان اور برما کے عوام کے نام ایک پیغام میں کہا ہے مجھے یہ موقع ملا ہے۔ کہ میں ہندوستان اور برما کو کامل خود مختاری دلانے میں امداد دوں:-

پشاور ۱۹ - اپریل:- حکومت سرحد نے آج اس فیصلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ کہ جونہی حالات اجازت دیں گے۔ ان تمام سیاسی اسیروں کو رہا کر دیا جائے گا جن کے خلاف تشدد کرنے کے الزامات ہیں:-

امرتسر ۱۹ - اپریل:- آج جب امرتسر میں کرفیو ہٹایا گیا۔ تو شہر میں دو بم پھٹے ایک بم کوچہ مہریاں میں پھٹا۔ جس سے ایک لڑکا زخمی ہو گیا۔ دوسرا بم کوچہ دلیری والا میں پھٹا یہاں کوئی نقصان نہیں ہوا۔

نئی دہلی ۱۹ - اپریل:- اخبار سٹیٹسمین رقمطراز ہے۔ کہ مسلم لیگ کے زعماء شمال مغربی ہندوستان کے لئے ایک علیحدہ دستور ساز اسمبلی کا اجلاس بلانے کے لئے نقشہ تیار کر رہے ہیں۔ یہ اجلاس لاہور میں منعقد ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ دستور ساز اسمبلی کا جو اجلاس ۲۸ اپریل کو دہلی میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں مسلم لیگ کی شرکت کا کوئی امکان نہیں ہے۔

لاہور ۱۹ - اپریل:- شیخ کرامت علی نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ اگر سکھ کانگرس کا آلہ کار بن کر تقسیم پنجاب کے مطالبہ پر مصر رہے۔ تو وہ اپنی علیحدہ سیاسی حیثیت کو ختم کر لیں گے۔

تقسیم پنجاب کے مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ سکھوں کے اس مطالبہ میں ذرہ بھر بھی معقولیت نہیں ہے۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ کہ پنجاب اسمبلی کی اکالی پارٹی کے لیڈر سردار سورن سنگھ نے اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے مجوزہ سکھ صوبے کی حد دریائے راوی تک معین کی تھی۔ مگر اب یہ حد بڑھ کر دریائے چناب تک پہنچ گئی ہے۔

گوالیار ۱۹ - اپریل:- کل پنڈت جواہر لال نہرو نے آل انڈیا سٹیٹس پیپلز کانفرنس کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے یہ اعلان کیا۔ کہ جو ریاست ہندوستانی یونین میں شامل نہیں ہوگی۔ اسے ملک ایک دشمن ریاست تصور کرنے پر مجبور ہوگا۔ اور اسے اس سلوک کے نتائج برداشت کرنے کو تیار رہنا پڑے گا۔

لندن ۱۹ اپریل معلوم ہوا ہے۔ کہ لارڈ لسٹوول اپنے عہدہ کا چارج بدھ کے روز لے لیں گے۔

بیت المقدس ۱۹ - اپریل معلوم ہوا ہے۔ کہ عرب لیگ کی سیاسی سب کمیٹی کا ایک اجلاس ۱۹ - اپریل کو دمشق میں منعقد ہوا جس میں ایک انقلاب آور خفیہ قرارداد منظور کی گئی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس قرارداد میں مفتی اعظم فلسطین حاجی امین حسینی کو جو آج کل مصر میں مقیم ہیں۔ اختیار دیدیا گیا ہے کہ اگر اتحادی تنظیم امن کا فیصلہ اعراب فلسطین کی خواہشات اور مقاصد کے خلاف ہو تو وہ مصر میں ایک "جلاوطن عرب حکومت کے قیام کا اعلان کر دیں۔ جو فلسطین کا تمام نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لے لے

واشنگٹن ۱۹ - اپریل:- حکومت امریکہ نے جاوا - سماٹرا اور مدورا کی انڈونیشی ری پبلک کو تسلیم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے امریکہ کے سرکاری حکام کا کہنا ہے۔ کہ حکومت امریکہ نے ہیگ میں ولندیزی حکام کو کہا ہے کہ وہ انڈونیشی حکام کو امریکہ کے فیصلہ سے آگاہ کر دیں

پشاور ۱۸ - اپریل وزیرستان کے روحانی پیشوا اخوندزادہ فقیر شیوا نے فتویٰ جاری کیا ہے کہ "پاکستان ہمارا مذہبی حق ہے۔ اور ہم اسے حاصل کر کے رہیں گے۔

وزیرستان کے قبائل آزاد ہیں اور آزاد رہیں گے کانگرس انہیں غلام نہیں بنا سکتی

نئی دہلی ۱۸ - اپریل ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ آج صبح صوبہ سرحد کی صورت حالات پر غور و خوض کرنے کے لئے وائسرائے لارڈ لوئی مونٹ بیٹن گورنر سرحد سر اولف کیرو پنڈت جواہر لال نہرو اور وزیر اعظم صوبہ سرحد ڈاکٹر خان صاحب کی کانفرنس ہوئی۔ اس کانفرنس میں گاندھی جناح اپیل کی روشنی میں گفت و شنید ہوئی اور بعض فیصلے کئے گئے۔ تاکہ انہیں صوبہ سرحد میں عملی جامہ پہنایا جا سکے۔

پشاور ۱۸ - اپریل:- ریڈیو ٹیلیگراف کے متعلق حکومت روس اور افغانستان میں ایک معاہدہ کی شرائط پر دستخط ہو گئے ہیں

لنڈن ۱۹ - اپریل گزشتہ ہفتہ سے ہز ہائی نس جام صاحب نوانگر نے ایک اخباری نمائندہ کو بتایا۔ کہ میں موٹریں تیار کرنے والے سارے کارخانہ کو ہی خرید لینا چاہتا ہوں اب میں یہاں یہ دیکھنے آیا ہوں۔ کہ کس قدر جلد موٹر فیکٹری کو کتنی جلدی میں اپنی ریاست میں منتقل کر سکتا ہوں۔ اول تو میں ہندوستان میں عوام کے لئے موٹر کاریں تیار کرنے کا عزم کر چکا ہوں۔ ثانیاً میری خواہش ہے۔ کہ میری ریاست کے عوام کا معیار زندگی بہتر ہو۔ میں یہ کارخانہ اسی لئے ریاست میں منتقل کرنا چاہتا ہوں۔

مدراس ۱۹ - اپریل:- آل انڈیا نیوز پیپرز ایڈیٹرس کانفرنس کے صدر مسٹر دیوداس گاندھی نے سٹینڈنگ کمیٹی کے ارکان کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے ان میں کوئی مسلمان اخبار نویس شامل نہیں:-

واشنگٹن ۱۹ - اپریل:- سابق صدر امریکہ مسٹر ہربرٹ ہوور نے ایک بیان میں کہا ہے کہ دنیا کی غذائی حالت روبہ انحطاط ہے۔ اور آئندہ سال مزید غذائی قلت کا خطرہ ہے۔ جرمنی اور آسٹریا کو کافی عرصہ تک اجناس خوردنی مہیا کرنی پڑیگی

بغداد ۱۸ - اپریل کل عراقی پارلیمان میں برطانوی حکومت کے بارے میں عراقی کابینہ کی پالیسی پر بحث و تمحیص ہوئی۔ عراقی پارلیمان کے نمائندوں نے اپنی تقاریر میں مطالبہ کیا۔ کہ سنہ ۱۹۳۰ کے عراقی برطانوی معاہدہ میں فوراً ترمیم کی جاوے۔ ایک مقرر نے وزیر اعظم عراق صالح جابر سے مطالبہ کیا۔ کہ برطانیہ کے ذمہ عراق کا جو سٹرلنگ قرضہ واجب الادا ہے۔ اسے واپس دلایا جائے

واشنگٹن ۱۸ - اپریل صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر ٹرومین نے امریکی کانگرس کے نام اپنے ایک پیغام میں کہا ہے۔ کہ امریکہ کے قانون غیر جانبداری میں ترمیم و تنسیخ کی اشد ضرورت ہے۔ آپ نے کہا ہے موجودہ قانون کے ماتحت امریکہ مجبور ہے کہ وہ جنگ کے خواہشمند اور امن کے علمبردار کے درمیان اسلحہ مہیا کرتے وقت کوئی تمیز روا نہ رکھے۔ لیکن یہ صورت حال امریکہ کے لئے ضرر رساں ہے۔

رنگون ۱۹ - اپریل:- برما کی دستور ساز اسمبلی کے افتتاحیہ اجلاس کے لئے ۹ مئی کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ دستور ساز اسمبلی میں برما کی آزادی کے متعلق ۱۵ مئی تک فیصلہ ہو جائے گا۔